مزید قواعد فقہیہ

(33): جب کوئی چیز ثابت ہوتی ہے تو اپنے جملہ لوازمات کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔

(34): عام کا وجود خاص کو مستلزم نہیں ہوتا یعنی عام کا وجود خاص کے وجود کے بغیر ہو سکتا ہے۔

(35): جب کسی امر مقید پر کوئی حکم ہوتا ہے تو وہ حکم قید کی طرف راجع ہوتا ہے۔

(36): تعظیم کے لیے معظم کا مشاہد و محسوس اور تعظیم کرنے والے کے سامنے حاضر و موجود ہونا شرط نہیں۔

(37): دوام و استمرار امر غیر ضروری اگر باعتقاد ضروری و لازم نہ ہو تو ممنوع نہیں۔

(38): اختلاف سابق بعد اتفاق لاحق معدوم ہو جاتا ہے اور اتفاق کے بعد مسئلہ اجماعی ہو جاتا ہے۔

(39): قول جمہور و اکثر مثل قول کل حجت و دلیل ہے۔

(40): فعل حسن مقارن و مصادف فعل قبیح سے اگر حسن اسکا اسکے عدم سے مشروط نہیں مذموم و متروک نہیں ہو جاتا۔

(41): مشتق پر کسی حکم کا معلق کیا جانا مبدائے اشتقاق کی علیت کی خبر دیتا ہے۔

(42): ماخذ حکم کی علت ہوتا ہے۔

(43): مشتق کی طرف حکم کی نسبت اس بات پر دلیل ہے کہ ماخذ حکم کی علت ہے۔

(44): حکم کو جب کسی شئی کے ساتھ مقدور و مخصوص کر دیا جائے تو اس شئے کے ماعداء میں حکم معدوم و منقطع ہوتا ہے۔

(45): حکم خاص سے استدلال کرتے ہوئے عمومی حکم کو ثابت نہیں کیا جائے گا۔

(46): ہر وہ عمل جو مخصوصیت فاصلہ سے ہو تو اس کا حکم عام نہیں ہو سکتا۔

(47): بہت سے مخصوص واقعات اہلیت کے اٹھ جانے کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں۔

(48): مثبت نافی سے اولیٰ ہوتا ہے۔

(49): جب کسی حکم میں سبب اور علت دونوں جمع ہو جائیں تو وہ حکم علت کی طرف منسوب ہوتا ہے اور جب حکم کی اضافت علت کی طرف متعذر ہو تو اس کی اضافت سبب کی طرف کی جائے گی۔

(50): قیاس علت مشترکہ کے بغیر حکم کو ثابت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(51): اصل سبب کے ہوتے ہوئے خلفی سبب کا اعتبار مسلوب ہو جاتا ہے۔

(52): اصل اور خلیفہ کے مقاصد میں عموم مقصود ہوتا ہے۔

(53): فرع کے لیے ہی اہلیت نہیں کہ اس سے اصل ثابت ہو جبکہ اصل میں یہ اہلیت ہوتی ہے کہ اس سے فرع ثابت ہو جائے۔

(54): مشترک کا عموم نفی میں جائز ہے اثبات میں جائز نہیں۔

(55) ہر وہ عام جو غیر مخصوص ہو وہ عمل کے لازم ہونے میں خاص کی طرح ہے۔
ہر عام تخصیص کا احتمال نہیں رکھتا۔

(56) جب علت اور سبب دونوں جمع ہو جائیں تو سبب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب علت اور شرط جمع ہو جائیں تو شرط کا حکم ساقط ہو جائے گا جبکہ حکم کا صادر ہونا علت کی وجہ سے ہوگا۔

(57): غیر مقصود عمل میں مصروف ہونا اس طرح ہے جیسے مقصود عمل سے اعراض ہے۔

(58). حالت اقویٰ کے تابع حالت ادنیٰ ہوتی ہے جبکہ حالت اقویٰ حالت ادنیٰ کے تابع نہیں ہوتی۔

(59): جب حکم دو مؤثر وصفوں کے ساتھ متعلق ہو تو ان میں سے جو وجود کے اعتبار سے مؤخر ہوگا وہی حکم کے اعتبار سے علت ہوگا کیونکہ حکم ترجیح کی وجہ سے مؤخر کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

(60): امر مخالفت کے بعد اور مخالفت سے پہلے حکم میں برابر ہے۔

(61): جب کسی کا کذب یقین کے ساتھ ظاہر ہو جائے تو اس کا اقرار باطل ہو جائے گا۔

(62): ظاہری حالت حق کا دفاع کرتی ہے لیکن حق کو ثابت نہیں کرتی۔

(63): ضمانت تقاضہ کرنے سے ثابت ہو جاتی ہے۔

(64): جب ضرورت اٹھ جائے تو سبب وقت کل سے وقت جزی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

(65): ترجیح بالذات ترجیح بالحالت سے افضل ہوتی ہے۔

(66): کلام میں اصل صراحت ہے جبکہ کنایہ میں کمی و نقص ہوتا ہے۔

(67): جو حکم جو دلالت سے ثابت ہو وہ تخصیص کا احتمال نہیں رکھتا۔

(68): حال اسی طرح دلالت کرتا ہے جس طرح قول دلالت کرتا ہے۔

(69): جب کسی یقینی عمل کی مقدار قلت و کثرت میں شک ہو جائے تو اسے قلیل پر معمول کیا جاتا ہے کیونکہ وہی مقدار یقینی ہے۔

(70): زمانہ گزرنے کی وجہ سے کوئی حق ساقط نہیں ہوتا۔

(71): ذمہ داری کے افعال میں کسی کی تخصیص نہیں کی جائے گی۔

(72): جب مانع زائل ہو جائے تو ممنوع واپس لوٹ آتا ہے۔

(73): جب اصل شئی باطل ہو جائے تو ہر وہ چیز جو اسکے ضمن میں ہوگی وہ بھی باطل ہو جائے گی۔

(74): کلام کا اول حصہ آخری حصہ پر موقوف ہوتا ہے لہذا دونوں حصے اول و آخر زمانے میں مقترن ہونگے۔

(75): جب امر عموم کی تصریح کیساتھ ہو تو تمام ازمنہ تحت امر داخل ہوتے ہیں۔

(76): فوائد مشقت کی مقدار کے مطابق ہوتے ہیں اور مشقت بھی فوائد کی مقدار کے مطابق ہوتی ہیں۔

(77): کسی چیز کا حکم کے لیے سبب بننے کی پہچان یہ ہے کہ وہ حکم اسی چیز کی طرف منسوب ہو اور اس کے متعلق ہو لہذا منسوب الیہ اور متعلقہ یہ سبب ہوگا۔

(78): کسی چیز کی نہی اس کی ضد میں امر ثابت کرتی ہے۔

(79): کسی چیز کا امر اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اسکی ضد منع ہے۔

(80): غالب کا اعتبار کیا جائے گا اور اسے نادر پر تقدم حاصل ہوگا۔

(81): حکم کو ثابت کرنے والا دلیل لانے کا ضامن ہوتا ہے۔

(82): آسان عمل ناممکن عمل کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگا۔

(83): صراحت کے مقابلے میں دلالت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(84): کسی فرعی مسئلہ میں اصل حکم کے متضاد حکم کو اس وجہ سے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ اس میں اس کی علت کے مخالف چیز ثابت ہوجائے۔

(85): اعتقاد کبھی بھی ساقط نہیں ہوتا جبکہ عمل عذر کی وجہ سے ساقط ہوجاتا ہے۔

(86): حکم کی علت اور حکمت کے درمیان فرق کیا جائے گا کیونکہ علت حکم کو واجب کرتی ہے جبکہ حکمت سے حکم واجب نہیں ہوتا۔

(87): حکم کا دار و مدار اسکی علت کے مطابق ہوتا ہے۔

(88): جس میں انتقال ممکن ہو اس کے حکم کو منتقل کرنا بھی ممکن ہے۔